امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

اکابر کی نظر میں

مجلسِ رضا سرائے عالمگیر ضلع گجرات

صرف اربابِ نظر ہی کے وہ رہبر تو نہیں
مرجعِ اہلِ طریقت بھی ہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

اکابر کی نظر میں

ابوسعید زاہد القادری عفی عنہ

مجلسِ رضا سرائے عالمگیر ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدک لرضاک واصلی واسلم علی مصطفاک وعلی کل حامد ومن والاک

آغازِ سخن

برصغیر پاک وہند کی ماضی قریب کی مذہبی، ثقافتی اور سیاسی تاریخ سے جو شخص واقفیت رکھتا ہے
اُسے یہ بات معلوم ہے کہ یہ زمانہ کتنا ہنگامہ خیز اور پُر آشوب تھا۔ الحاد و بے دینی کے طوفان امنڈ
دجل و فریب اور ریاکاری و مکاری کا مکروہ لبادہ اوڑھ کر اسلامی قومی تشخص کو فنا و برباد کرنے کی
کس طرح کوششیں کی گئیں۔ حریت پسندوں کے ولولہ انگیز نعروں کو دبا دیا گیا۔ ملتِ اسلامیہ
کے وقیع و شجیع سپاہی تختہ دار پر چڑھا کر عاشقانِ رسول کے حوصلے پست کرنے کا پروگرام بنایا گیا
نام نہاد مجاہدین کا گروہ انگریز دوستی کو غنیمت شمار کرنے لگا۔ بدیسی سرکار کو رحمت اور ہندوؤں کے برادرانہ
تعلقات کو راہِ نجات سمجھا اور بتایا جانے لگا۔ متحدہ قومیت کے لئے ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعرے
بلند کئے گئے۔ خانۂ خدا میں منبر رسول پر ناپاک مشرک اور ہندو راہنماؤں کو بٹھایا گیا۔ نعرۂ تکبیر کے ساتھ
گاندھی کی جے پکاری جانے لگی۔ وطنیت کی خاطر دین کو قربان کیا گیا۔ ہندو دوستی کی خاطر ذبیحہ
گاؤ پر پابندی کے فتوے جاری کئے گئے۔ علماء کی ایک کثیر تعداد، اپنے مدارس و مکاتب اور تبلیغی
اداروں کی تمام تر قوت سمیت، ہندو لیڈروں کی دعوت پر لبیک کہہ رہی تھی۔ ہجرت کا سبق دے کر
مسلمانوں کی املاک پر قبضہ جمایا گیا۔ خلافت کا نعرۂ مستانہ بلند کر کے مسلمانوں کی قیادت پر ہندوؤں
کو غلبہ دیا گیا۔ مسلمانوں کا مذہب، ثقافت، سیاست اور عزت و جاہ ہندوؤں کے دستِ تصرف میں
آ گئے۔ مظالم و جفاکاری سے انواع و اقسام کے تجربات سے تدلیس و تلبیس کا کام لیا گیا۔ تہذیب
کے شعائر اور مسلمانوں کے دینی نشانات پر غلبہ و تفوق پانے کے لئے ہزار ہا رنگ اختیار کئے گئے
غرضیکہ انگریز کی سیاست، ہندو کی دولت اور کانگریسی ملاؤں کی خود ساختہ شریعت نے اسلام

ف ایک متحدہ محاذ بنا لیا۔

تاریخ کے اس نازک ترین دور میں بریلی کی سرزمین میں ایک دیدۂ بینا اور عقل رسا کی نعمتِ
گراں سے مالامال مردِ حکیم بزم آرا ہوا۔ جس کے ذمے اس وقت کے ان تمام فتنوں سے نبرد آزما ہونا
جنہوں نے اسلام کو ختم کرنے کے لئے سر اُٹھایا تھا۔

عمرہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

پیکرِ حسن و جمال، مصدرِ جُود و نوال، منبع فضل و کمال اور مرکزِ عشق و محبت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملت کا
عقیدت و نیازمندی کا استوار کرنے والا یہ ارجمند رُوح قدرت کی بے نظیر صلاحیتوں سے بہرہ ور
گیا۔ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ کو بریلی میں پیدا ہوئے۔ پونے چودہ سال کی
مدت میں پہلا فتویٰ جاری کر کے والدِ محترم کی طرف سے مسندِ افتا پر بٹھا دیئے گئے۔ آپ نے اسی
میں تمام مروّجہ علوم پر عبور حاصل کر لیا۔

مولانا امام احمد رضا نے ۱۸۷۷ء کو (۱۲۹۴ھ) کو حضرت سید شاہ آل رسول احمد مارہروی کے
بیعت کی اور اجازت و خلافت پائی۔ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں حج و زیارت کی سعادت حاصل کی۔
علمائے حرمین نے سند و اجازت سے نوازا۔ دوسری بار ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حج و زیارتِ گنبدِ
سے مشرف ہوئے۔ اسی موقعہ پر علمائے حرمین کے سوال پر الدولۃ المکیۃ اور کفل الفقیہ
ھم وغیرہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ کی علمی جلالت، منصب افتاء اور حزم و اتقا کو دیکھ کر
ئے حرمین نے آپ کو اپنا امام تسلیم کیا۔ اور بالاتفاق اس صدی کا مجدد مانا۔ آپ نے ۱۹۱۱ء
الایمان کے نام سے قرآن مجید کا عظیم الشان ترجمہ کیا۔ اور ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں وصال فرمایا۔
۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۱ء تک ۶۵ سالہ حیات میں اس میں طالب علمی کے قریباً چودہ سال شامل
تقریباً ۵۶ علوم و فنون پر ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ عشق و ایمان سے بھرپور ترجمہ
یا۔ بارہ ہزار جہازی صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ "فتاویٰ رضویہ" کی شکل میں عطا کیا۔ اگر ہم ان کی

لمی وتحقیقی خدمات کو ان کی زندگی کے سالوں سے جوڑیں۔ تو ہر ۸ گھنٹے ہیں امام احمد رضا ہمیں ایک کتاب
بتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک تحقیقی ادارے کا کام امام احمد رضا نے تن تنہا کیا۔ ایک منظم جماعت
لی ثقافتی، تہذیبی اور مذہبی خدمات اعلیحضرت بریلوی کی جامع و ہمہ صفت موصوف شخصیت نے ایسے
سرانجام دیں

اعلیحضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، غوث الامت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی
رس سرہٗ العزیز کو اگرچہ تجدید واحیائے دین کے مشکل کام پہ مامور کیا گیا۔ مگر فیاض قدرت کی ارزاں نعمتوں
اپنے علم وفضل اور بے مثال شخصیت سے اس کام سے اس طرح عہدہ برآ ہوئے کہ ہم مشرب وہم مسلک تو کیا
بیگانے اور آپ سے اختلاف رکھنے والے بھی اس کے معترف نظر آئے۔ آپ کی فکر ونظر کے فیضان سے ملت
سلامیہ کو جو تحفظ وبقا اور اسلامی شعور کو جو احیاء نصیب ہوا اس کے تاریخی اثرات ہم مسلمان دو قومی نظریہ
شکل میں اپنے اندر پاتے ہیں اور مذہبی حیثیت سے آپ کے افکار ونظریات نے اسلامی عقائد کو جلا
بخشی۔ آپ کے وجود سے اسلامی تعلیمات نے نکھار پایا۔ اور کھرے اور کھوٹے کی تمیز ہو گئی۔ یہاں تک کہ
لہ آپ کی طرف نسبت راسخ الاعتقادی کی علامت ٹھہرا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی جامع الصفات شخصیت کا چند جملوں میں احاطہ کرنا
ناممکن ہے اپنے دور کی سب سے بلند علمی قد آور ذات کا تعارف چند سطور میں نہیں ہو سکتا۔ بدقسمتی سے اس
تاریخ ساز شخصیت کے ہر پہلو پر ابھی تک کوئی قابل قدر لٹریچر سامنے نہیں آ سکا۔ جتنا کچھ لکھا جا چکا
وہ آپ کی عہد آفریں شخصیت کے مقابلے پر بالکل کمتر ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عقل ونظر کے اس دور میں پر آشوب ذہنی کشمکش میں مبتلا نوجوان
کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دینے والی ذات کا تعارف کرایا جائے۔ چنانچہ اس کے
ابتدائی طور پر امام احمد رضا بریلوی کے بارے میں آپ کے معاصرین (جن میں موافق اور مخالف دونوں
شامل ہیں) کی صرف چند آرا پیش کر رہا ہوں تاکہ عناد وحسد کا جذبہ دور ہو اور حقیقت کی نگاہ سے آپ
زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے ذہن تیار ہو۔

اس عجالہ نافعہ میں سب سے پہلے مرکز علم وعرفان، علمائے حرمین شریفین کی چند عبارتیں درج ہیں

آپ کے معاصرین میں سے آپ کے ہم مشرب وہم مسلک حضرات کے عقیدت کے پھول ہیں۔ اس کے
غیر جانبدار سلیم الطبع اکابر کے تاثرات شامل کیے ہیں۔ آخر میں آپ کے مسلک ومشرب کے مخالفین کی
آرا بغیر کسی تبصرہ کے درج کی ہیں۔ تاکہ قاری کو معلوم ہو سکے کہ جس کے علم وفضل، کمال وجمال، زہد
ارشاد واجتہاد، بصیرت وعظمت کا اعتراف ہر موافق ومخالف کرنے پر مجبور ہے اس کی سیرت ہی قابل
تقلید ہے۔ اس کی محبت ہی راہ ہدایت ہے۔ اس کا مسلک ہی راہ نجات ہے۔

یہ احقر امید کرتا ہے کہ یہ چند سطور امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ کی مکمل سوانح حیات
سیرت معلوم کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی تڑپ پیدا کریں گی۔

آخر میں اپنے محسنین کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جن کے تعاون کے بغیر اس عجالہ نافعہ
کا ان کے ہاتھوں تک پہنچنا ممکن نہ تھا۔ خطیب اہل سنت حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ صاحب النعیمی، فاضل
ان جناب صوفی محمد رفیق خاں صاحب ایم اے کے اسماء اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
کریم میرے ان کرم فرماؤں کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب

احقر

زاہد القادری عفی عنہ

۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۷ھ

اے امامِ ہدیٰ، وارثِ انبیاء، عارفِ کبریا، عاشقِ مصطفٰے
تجھ کو کہتی ہے دنیا امام رضا تجھ سے اسلامیوں کے مقدر کھلے

۱۔ رئیس الخطباء شیخ احمد ابوالخیر بن عبداللہ میرداد علیہ الرحمۃ خطیب مسجد حرام، مکہ معظمہ فرماتے ہیں

"وہ (امام احمد رضا) حقائق کا خزانہ ہے۔ اور محفوظ خزانوں کا انتخاب، معرفت کا آفتاب، جو دو[پہر] کو چمکتا ہے، علوم کی ظاہر و باطن مشکلات کھولنے والا۔ جو شخص اس کے علم و فضل سے واقف ہو جا[ئے] اس کو کہنا چاہیئے کہ اگلے، پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

دنیا میں اگرچہ میں آخری زمانے میں آیا ہوں، لیکن وہ کچھ لایا ہوں جو اگلوں کو بھی میسر نہ تھا۔ خدا کی قدرت کاملہ سے بعید نہیں کہ وہ شخصِ واحد میں عالم کی تمام خوبیاں جمع کر دے۔"

(حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین۔ مطبوعہ لاہور ص ۱۲۷-۱۲۸)

۲۔ قدوۃ العلماء سید محمد اسمٰعیل بن خلیل علیہ الرحمۃ، محافظ کتب حرام، مکہ معظمہ فرماتے ہیں:

میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا، جو فاضل کامل ہے مناقب و مفاخر والا۔ اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ، ا[پنے] وقت کا یگانہ، مولانا احمد رضا خاں احسان والا پروردگار اسے سلامت رکھے تاکہ وہ مخالفین کی بے [ہودہ] جحتوں کا آیاتِ قرآنیہ اور قطعی احادیث سے رد فرماتے رہیں۔ اور وہ ایسا کیوں نہ ہو کہ علمائے مکہ [اس] کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں۔ اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ [اس] کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مج[دد ہے] تو بے شک حق و صحیح ہے۔

(حسام الحرمین، ص ۱۴۱ - ۱۴۲)

۔ شیخ کبیر مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی تلمیذ علامۂ اجل حضرت مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہما کے ذاتی تاثرات ملاحظہ فرمائیں:

"میں سالہاسال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں۔ ہندوستان سے ہزاروں صاحب علم آتے ہیں۔ ان میں علماء، صلحاء، اتقیاء سب ہی ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس مبارک شہر کی گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور کوئی بھی ان کو مڑ کر نہیں دیکھتا۔ لیکن احمد رضا فاضل بریلوی کی شان عجیب دیکھتا ہوں۔ یہاں کے علما اور بزرگ سب ہی ان کی طرف جوق در جوق چلے آرہے ہیں۔ اور ان کی تعظیم میں بصد تعجیل کوشاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

(الاجازات المتینۃ۔ مطبوعہ لاہور ص ۴۵)

۔ عالم نبیل، فاضل جلیل، مولانا شیخ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمۃ، بیروت (مصنف جواہر البحار، حجۃ اللہ علی العالمین، شواہد الحق، سعادت الدارین وغیرہ) امام احمد رضا کی تصنیف رسالہ الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا، اور تمام دینی کتابوں میں بہت زیادہ نفع بخش اور مفید پایا۔ اس کی دلیلیں بڑی قوی ہیں۔ جو ایک امام کبیر، علامۂ اجل کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اللہ راضی رہے اس رسالے کے مصنف سے اور اپنی رضائیوں سے ان کو راضی کرے اور انکی تمام پاکیزہ امیدوں کو بر لائے۔

(الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ، مطبوعہ کراچی ص ۷۷)

شیخ طریقت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے نامور خلیفہ، مولانا محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (جن پر قبلہ حاجی صاحب کو سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ کیونکہ وہ علم و فضل میں اپنی نظیر آپ تھے اور ان کے انوار مکہ مکرمہ میں بھی ظاہر تھے) امام احمد رضا کی تصنیف المعتمد المستند پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالہ پر مطلع ہوا۔ اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر، جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے مولف علامۂ عالمِ جلیل، دریائے زخار، پُر گو، بسیار فضل، کثیر الاحسان، دلیر، دریائے بلند ہمت، ذہین، دانشمند، بحرِ ناپیدا کنار، شرف و عزت و عظمت والے، صاحبِ ذکا، ستھرے، نہایت کرم والے، ہمارے مولا، کثیر الفہم حاجی احمد رضا خان نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے۔ اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہ صواب پائی، انصاف کیا اور عدل کیا۔ اور راہنمائی و ہدایت کی، تو واجب ہے کہ شبہ کے وقت اس کی تحقیق کی طرف رجوع کیا جائے اور اسی پر اعتماد ہو۔

(حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء ص ۴۸)

---

۶ – سید حسین بن علامہ عبد القادر طرابلسی علیہ الرحمۃ، مدرس مسجد نبوی، مدینہ منورہ فرماتے ہیں :-

"حمد و نعت کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس چھوٹے سے بندے پر یہ احسان فرمایا کہ میں ان کے آستانے سے فیض یاب ہوا جو علامۂ ماہر، کامل اور فہامہ مشہور ہیں۔ حامی ملتِ محمدیہ طاہرہ، مجدد مائۃ حاضرۂ، میرے استاد اور میرے پیشوا حضرتِ مولانا احمد رضا خاں

(الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ، ص ۸۲)

---

۷ – عمدۃ العلماء حضرت عبد اللہ نابلسی علیہ الرحمۃ، مسجد نبوی کے خطیب و امام فرماتے ہیں :-

وہ نادرِ روزگار اس وقت اور اس زمانے کا نور، عالم باعمل، بلند ہمت فاضل، مسائل اور مشکل احکام کی تنقیح کرنے والا، اور دلائل و براہین سے ان کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے والا، معزز مشائخ اور فضلاء کا سردار، بلا تامل وہ زمانے کا گوہر یکتا، قاضی القضاۃ شیخ احمد رضا خاں

(الفیوضات الملکیۃ ص ۹۵ - ۹۶)

[عم]دۃ الفضلاء حضرت شیخ موسیٰ علی شامی ازہری درویری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

"[...] اماموں کے امام، اس اُمت کے دین کے مجدد اور یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ [...] شیخ احمد رضا خاں، اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہانوں میں قبول و رحمت عطا فرمائے۔

الفیوضات الملکیۃ، ص ۴۶۲

[م]فتی شافعیہ سید احمد بن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی علیہ الرحمۃ مدینہ منورہ کے مدرس، فرماتے ہیں :-

"اے علامۂ کامل، شہیر و مشہور، صاحب تحقیق و تنقیح، صاحب تدقیق و تزئین، عالم اہل سنت و جماعت شیخ احمد رضا خاں بریلوی (اللہ تعالیٰ اس کی نیک تمناؤں کو پورا کرے اور اس کی بلندیوں کو باقی اور دائم رکھے) میں نے آپ کی کتاب موسومہ المعتمد المستند کے خلاصے کا مطالعہ کیا۔ تو میں نے اس کو قوت و نقد کی انتہائی بلندیوں پر پایا۔

الفیوضات الملکیہ ص ۲۳۰

[م]فتی مالکیہ، زینت العابدین شیخ عابد حسین علیہ الرحمۃ، مکہ معظمہ فرماتے ہیں :

"علمائے مشاہیر کا سردار، معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار، دین اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، ہر کام میں پسندیدہ، صاحب عدل، عالم باعمل، صاحب احسان، حضرت مولانا احمد رضا خاں، تو انہوں نے اس بات میں (یعنی گستاخانِ رسول کا رد فرما کر) فرض کفایہ ادا کر دیا (یعنی جو فرض فرداً فرداً سب پر عاید ہوتا تھا۔ آپ نے وہ فرض ادا کر کے سب کو سبکدوش فرما دیا) ٭

حسام الحرمین ص ۱۵۴

اے بہارِ گلستانِ شرعِ متیں ایک آنور ہی مداح تیرا نہیں
ہیں کھڑے دُور تک ہدیۂ دل لئے کارواں کارواں قافلے قافلے

بعض ہندی علماء کی دُشنام طرازیوں، خدا اور رسُول (جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم) کی جناب میں توہین آمیز عبارات سے پُر کتابوں اور حق واضح ہوجانے کے باوجود ان پر اصرار نے راسخ الاعتقاد علماءِ اسلام کو حکم شرعی صادر کرنے پر مجبور کر دیا چنانچہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے المعتمد المستند میں ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ان حضرات کو شرعی فیصلے سے مطلع کیا۔ خوف خدا و خطرہ روز جزا یاد دلانے کے لئے دعوتِ توبہ وانابت دی۔ مگر یہ حضرات حق کی طرف رجوع نہ لائے۔

۱۳۲۳ھ ذی الحجہ کی اکیس تاریخ کو آپ نے المعتمد المستند کا خلاصہ علمائے حرمین کی خدمت میں تصدیق کے لئے پیش کیا۔ علمائے اعلام وفضلائے انام نے نہ صرف اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی بلکہ اعلحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کی جلالت شان کو تسلیم کیا۔ بڑی دھوم دھام سے اس فتویٰ مبارکہ پر تقریظیں لکھیں۔ ان تقاریظ میں آپ کو مرجع خلائق، مرکز دائرۂ تحقیق، بحر العلوم، امام زمانہ، یگانہ روزگار، حامی سنت، ماحی بدعت اور چودھویں صدی کا مجدد وغیرہ بے شمار القاب سے یاد فرمایا۔

علمائے حرمین نے ایسا اعزاز و اکرام کیا۔ کہ اس مقدس سرزمین میں شاید ہی متحدہ ہندوستان کے کسی بزرگ کو نصیب ہوا ہو۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپ سے علوم کی سندیں لیں اور طریقت میں اجازتیں لیں۔ جن میں بعض کا ذکر الاجازات المتینۃ میں ہے۔

علمائے حرمین شریفین کی مذکورہ تقاریظ کے مقدس مجموعہ کا نام حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ہے جو ۱۳۲۴ھ میں اردو ترجمے کے ساتھ منظر عام پر جلوہ گر ہوا۔ اس مجموعہ فتاویٰ میں جن اشخاص اور فرقوں کے اقوال پر سخت تنقید کی گئی ہے ان کو پانچ طبقوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) انجاس قادیانی

انبیاءِ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب اور اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والے۔

(۲) انجاسِ شیطانی:

شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت ماننے والے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وسعتِ علم کا انکار کرنیوالے

(۳) تکذیب رحمانی:

سچے خدا تعالیٰ کو جھوٹ بولنے پر قادر ماننے والے

(۴) نبوّت ستانی:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئے انبیاء کی بعثت کو جائز ماننے والے۔

(۵) جنون سگانی:

نورِ مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں سے مماثل قرار دینے والے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے فتوی اور علمائے حرمین کی تصدیقات کے مجموعہ کو بھونڈے طریقوں سے رد کیا گیا۔ کبھی راہِ فرار لی۔ کبھی جہلا کو ورغلانے اور اندھے مقلدوں میں بھرم رکھنے کے لئے سازی کی گئی۔ کبھی کہا گیا کہ اُردو عبارات کو توڑ موڑ کر علمائے عرب کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور غلط طریقے سے علمائے عرب سے فتوی لیا گیا ہے۔ ان الزامات واتہامات کے پردہ میں تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا مکروہ پیشہ اختیار کیا گیا۔ بجائے اس کے ان عبارات کو بدل کر اسلامی عبارات بنا دیا اُلٹا امام احمد رضا بریلوی کو کوسنا شروع کر دیا۔ دور از کار تاویلات سے ان کو اسلامی عبارات منوانے پر اصرار کیا گیا۔ اتمام حجت کی خاطر یہی عبارات علمائے ہند کے سامنے پیش کر کے حکم شرعی دریافت کرنے کے لئے مولانا حشمت علی خاں قادری نے ایک سوالات نامہ ترتیب دیا اور متحدہ ہندوستان کے تمام علمائے کرام ومشائخ عظام سے تصدیقات حاصل کیں۔ تمام علمائے اعلام نے یک زبان حسام الحرمین مصنفہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کو حق وصواب بتایا۔ اس ضمن میں علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے کمال علمی کا جس طرح اعتراف کیا۔ اس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں۔

ذیل میں چند عبارات الصوارم الھندیہ مصنفہ مولانا حشمت علی خاں صاحب قادری سے پیش کی جاتی ہیں:

۱ - امیرِ ملّت سید جماعت علی محدث علی پوری ارشاد فرماتے ہیں :-

حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور اہلِ اسلام کو ان کو ماننا اور ان کے مطابق عمل کر
ضروری ہے ۔ جو شخص اس کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہِ راست سے دُور ہے ۔

ص ۹۶ (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۲ - صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدّین صاحب مرادآبادی فرماتے ہیں :-

حسام الحرمین ہندوستان کے فخر و عزت، حضرت، عظیم البرکت، خاتم الفقہا، شیخ الاس
والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کا مخ
فتویٰ ہے جس میں بے دینانِ ہند کے کفر کا حکم فرمایا ہے ۔ حرمین طیبین کے نامدار افاضل ۔
اس کی تصدیقیں فرمائی ہیں ۔

۳ - اشرف المشائخ سید ابو احمد علی حسین اشرفی زیبِ آستانہ کچھوچھہ شریف کا مقدس ارشاد ما

" مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہلِ سنت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے ۔ "

دوسرے موقعہ پر فرمایا :-

" مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے ۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدین عمل کر

۴ - زینت العلماء مولانا عبدالباقی محمد برہان الحق صاحب مفتی اعظم جبل پور فرماتے ہیں :-

" فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق و صواب، مطابق سنت و کتاب ہے ۔ ا
ماننا اس کے ارشادات جلیلہ کو عین مطلوب شرع مطہر اور اصول و مقاصد مذہب حق سے جاننا،
کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا مسلمانوں پر فرض اور ان کے کامل الایمان، صحیح الاعتقاد سچے
سنّی مسلمان ہونے کی دلیل رہے) ۔ ص ۹۵

۵ - مفتی ملّت مولانا محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں :-

" اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے کرام حرمین شریفین کے مخالف لب کش
کر سکے ۔ ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق و واجب العمل ہے ۔ " ص ۱۰۹ ۔

۶ - مناظرِ اسلام مولانا ابو الفضل محمد کرم الدّین صاحب (مشہور دیوبندی عالم قاضی مظہر حسین صاح
کے والد) فرماتے ہیں :

" حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے ۔ " ص ۱۱۰

۷ - ضیغم اسلام مولانا محمد عبدالحفیظ صاحب مفتی اعظم آگرہ فرماتے ہیں :-

" کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت، مجدد مائۃ حاضرہ، مؤید ملّت ط
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور بلاریب حق اور عین حق ہے ۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحات پر
سے ظاہر، اس کی رفعت مکان اس کے اوراق پُر فضا سے باہر " ص ۱۱۹

۸ - فخر العلماء پیر سید محمد شفیع میاں صاحب گجرات (کاٹھیاواڑ) فرماتے ہیں :

" اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف حضور پُر نور، امام اہلِ سنت، مجدد دین و ملّت، اعلیٰ حضرت مولانا م
حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ
پر اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے یہ مبارک فتاویٰ شا
فرما کر مسلمانانِ ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنّی مسلمان آپ کے بارِ کرم
سبکدوش نہیں ہو سکتا ۔ " ص ۱۷۴

اس کے علاوہ تین سو کے قریب مشائخ و علماء کی تصدیقات و تقریظات کتاب مذکور میں ملاحظہ فرمائ

۹ - نبراس المجاہدین حضرت پیر عبدالرحیم صاحب بھرچونڈی شریف (سندھ) کا ارشاد سنیئے :

" ..... ایسے آڑے وقت میں مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ملک
کی جو اہم دینی و فکری اور علمی و ادبی خدمات انجام دیں وہ برصغیر ہند و پاک کی فکری و تہذیبی تاریخ کا ا
درخشاں باب ہیں ۔ ہمارے اسلاف کرام بھی اہم مذہبی و فکری مسائل میں مولانائے مرحوم ہی ۔
رجوع فرمایا کرتے تھے ...... تحریک ہجرت کی ناکامی اور نتائج و عواقب کا اگر تجزیہ کیا جائے ۔
اعلیٰحضرت کی دینی بصیرت کا قائل ہونا پڑتا ہے ۔ غرض مولانائے مرحوم کی ذات و شخصیت اور ا
علمی و فکری تحریک ہماری تاریخ کا ایک ایسا حصّہ ہے جسے ہزار حیلوں اور دجل و فریب کے با

فراموش نہیں کیا جا سکتا۔"

مقالات یوم رضا حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۵۵-۵۶

۱۰- سید الفقہا حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری قائد مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور فرماتے ہیں :-

"سیدی و مولائی اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ العزیز اپنے دور کے جلیل القدر عالم دین اور شیخ طریقت تھے۔ اگرچہ وہ جملہ علوم معقول و منقول میں امامت کے درجہ پر فائز تھے مگر فقہ ان کا خاص موضوع تھا۔ اور اس فن میں پاک و ہند میں کوئی ان کا ہم پلہ نہیں...... اعلیحضرت نے اس شان کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دیا کہ آج پاک و ہند میں مذہب اہل سنت اپنی اصلی حالت میں جو نظر آرہا ہے محض ان کے تجدیدی کارناموں کا ثمرہ ہے۔"

مقالات یوم رضا حصہ دوم ص ۵۷

۱۱- عمدۃ الکاملین سید مغفور القادری، صاحب دربار عالیہ شاہ آباد گڑھی اختیار خاں (رحیم یار خاں) فرماتے ہیں :- "اعلیحضرت حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان مبارک ہستیوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین حقہ کی صحیح راہنمائی کے لئے منتخب فرمایا۔ سابق ہندوستان (برصغیر پاک و ہند) میں جب گاندھی ازم کانگرس کی صورت میں اپنی بنیادیں استوار کر رہا تھا۔ اور جس کی لپیٹ میں بڑے بڑے علمی ادارے اور نامور علماء آکر اپنا دینی و علمی وقار کھو چکے تھے۔ یہی ایک ذات تھی جس نے سب سے پہلے میدان میں آکر ہندو ازم کو للکارا اور آپ نے ہی سب سے پہلے علماء میں دو قوموں کا نظریہ پیش کیا۔ یہ اعلیٰ حضرت کا وہ علمی کارنامہ ہے جس پر ہر پاکستانی صمیم قلب سے آپ کا شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہے۔"

مقالات یوم رضا حصہ دوم ص ۶۲

۱۲- زبدۃ العارفین حضرت میاں علی محمد صاحب بسی شریف، پاکپٹن کے ارشادات ملاحظہ ہوں :-

"جناب محترم مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت و جماعت کے جید عالم باعمل تھے اور انہوں نے اس مسلک حق کی تبلیغ و اشاعت میں بڑی کوشش کی ہے۔ اور بحیثیت

مجموعی دین حق کی حمایت میں اتنا بڑا کام کیا ہے۔ کہ پوری انجمن سے بھی نہیں ہو سکتا۔"

مقالات یوم رضا حصہ دوم ص ۶۴

۱۳- شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے دریافت فرمایا کہ "حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟"

ارشاد فرمایا۔ "بریلی میں احمد رضا" بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب بریلی میں جلوہ آرا ہوئے اور زیارت سے مشرف ہوئے۔

(اعلیحضرت بریلوی از نسیم بستوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۱۳۵)

۱۴- خاتم المحدثین حضرت سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

"اللہ کا ایک مقبول بندہ، اور رسول پاک کا سچا نائب، علم کا جبل شامخ، عمل صالح کا اسوہ حسنہ، معقولات میں بحر ذخار، معقولات میں دریائے ناپیدا کنار، اہل سنت کا امام واجب الاحترام، اور اس صدی کا باجماع عرب و عجم مجدد، تصدیق حق میں صدیق اکبر کا پرتو، باطل کو چھانٹنے میں فاروق اعظم کا مظہر، رحم و کرم میں ذوالنورین کی تصویر، باطل شکنی میں حیدری شمشیر، دولت فقہ و درایت میں امیر المومنین اور سلطنت قرآن و حدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین، اعلیحضرت علی الاطلاق، امام اہل سنت فی الآفاق، مجدد مائۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ، اعلم العلماء عند العلماء وقطب الارشاد علی لسان الاولیاء، مولانا و فی جمیع الکمالات اولانا، فانی فی اللہ، الباقی باللہ، عاشق کامل رسول اللہ مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

(اعلیحضرت بریلوی از نسیم بستوی ص ۱۴۴)

۱۵- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، پرنسپل گورنمنٹ کالج مٹھی کے تاثرات ملاحظہ ہوں :-

فاضل بریلوی، متبحر عالم اور بلند پایہ فقیہہ ہونے کے ساتھ سخن فہمی اور سخن سنجی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ انہوں نے نعت گوئی کو مسلک شعری کی حیثیت سے اپنایا اور اس کو وہ کمال بخشا، اردو شاعری

ہیں جس کا جواب نہیں۔ خود فرماتے ہیں ؎

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہ ہدیٰ مجھے شوخیِ طبع رضا کی قسم

ان کی نعتیں جذباتِ قلبیہ کا بے سروپا اظہار نہیں۔ بلکہ آیاتِ قرآنی کی تفسیر ہیں۔ انہوں نے نعت گوئی بھی قرآن ہی سے سیکھی ہے ——— یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ایسا باکمال شاعر جس کی شاعری مصحفِ مقدس کے سرچشمۂ صافی سے مستفید ہے۔ اُردو شاعری کے تذکروں اور تاریخوں میں وہ مقام حاصل نہ کر سکا بلکہ وہ مقام نہیں دیا گیا جس کا وہ مستحق تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کا علم و فضل اور زہد و تقویٰ اس امر کا متقاضی تھا کہ اس کو شعراء کی عام صفوں میں کھڑا نہ کیا جائے۔ وہ نعت گو شعراء کا امامِ برحق تھا۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس کو نہ دادو تحسین کی ضرورت تھی۔ نہ صلے کی پروا۔ اس کے کلام بلاغت نظام کو سُن سُن کر مرغانِ چمن ——— پورے کا پورا چمن نذر کرتے ہیں ۔

فاضل بریلوی اور ترک موالات

مطبوعہ مرکزی مجلسِ رضا لاہور ص ۲۰-۲۱

تُو نے اسرارِ حقیقت کر دیئے سب پر عیاں
ہے مسلّم تو جہاں میں اہلِ سنّت کا امام

۔ پاک و ہند کے مشہور شاعر اور مفکر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم امام احمد رضا بریلوی کے معاصرین میں تھے اور آپ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا :۔

"ہندوستان میں دورِ آخر میں ان جیسا طبّاع، اور ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا۔ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاویٰ ان کی ذہانت، فطانت، جودتِ طبع، کمال فقاہت اور علومِ دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عادل ہیں۔ مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور و فکر کے بعد کرتے ہیں۔ لہٰذا انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاویٰ میں کبھی کسی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بایں ہمہ ان کی طبیعت میں شدت زیادہ تھی۔ اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خاں گویا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے"۔

ڈاکٹر عابد علی عابد بیت القرآن، لاہور/ ماہنامہ عرفات اپریل ۱۹۷۰ء ص ۲۷

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم مطبوعہ لاہور ص ۳

۔ جناب جسٹس شمیم حسین قادری ہائیکورٹ مغربی پاکستان کے تاثرات ملاحظہ ہوں :۔

"وہ (فاضل بریلوی) عاشق رسول تھے۔ اور یہی عشق رسول کا مسلک عام کرنے کی ضرورت ہے۔ سرورِ کائنات کی محبت نہ صرف اس دنیا میں ہماری مشکلات کا حل ہے۔ بلکہ اگلی دنیا میں بھی نجات کا باعث ہے۔ قوم پر جب کبھی سیاسی اور تہذیبی مشکل کا وقت آیا تو علمائے کرام ہی آگے بڑھے اور انہوں نے قوم کیلئے قربانیاں دیں"۔

مقالاتِ یوم رضا، حصّہ دوم ص ۱۸

۔ جناب علامہ علاؤالدّین صدیقی (سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی) چیئرمین آف اسلامی مشاورتی کونسل نے امام احمد رضا خاں کو یوں خراج عقیدت پیش کیا :

"جب دین کی قدروں کو نیچے گرایا جا رہا تھا اس وقت مولانا شاہ احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور

انہوں نے دین کی قدروں کو ان کے صحیح مقام پر ثبات بخشا، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام اہلسنت تھے اسلئے مسلمانوں کو فاضل بریلوی کی زندگی کو مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

مقالات یوم رضا حصہ دوم ص ۱۱۷

۴ - ڈاکٹر نسیم قریشی صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے اعلیٰحضرت کے کمالات کا یوں اعتراف کیا ہے

" مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور علوم و فنون کے جامع تھے! در نعت گوئی میں کوئی انکا ثانی نہیں اور وہ عاشقِ رسول تھے "

ندائے حق جونپور ۱۹۶۰ء ص ۱۳۱ / بحوالہ ماہنامہ المیزان بمبئی اپریل تا مئی ۱۹۷۶ء ص ۵۶۳

۵ - ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڈھ یوں فرماتے ہیں :-

" فقیہہ اسلام اور مترجم قرآن شریف کی حیثیت سے حضرت (امام احمد رضا خاں) کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے اس کا اعتراف تمام اہل نظر نے کیا ہے ـــــ آپکے کلام میں جو والہانہ سرشاری، سپردگی اور سوز و گداز کی کیفیت ملتی ہے وہ اُردو کے نعت گو شعراء میں اپنی مثال آپ ہیں ـــــ حضرت کے کلام کے متعلق بلا خوف و تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ وہ ہر اعتبار سے ایک بلند مرتبہ شاعر ہیں۔ اُردو کی نعتیہ شاعری کا کوئی جائزہ حضرت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں۔"

مکتوب ڈاکٹر صاحب بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور، بحوالہ المیزان بمبئی ص ۵۶۳

۶ - محترم جناب سید عابد علی عابد صاحب رقمطراز ہیں :-

" سیدنا امام احمد رضا رضی المولیٰ تعالی عنہ عظیم البرکت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، فاضلِ اجل، عالمِ بے بدل شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہندوستان پاکستان اور عرب و عجم میں محتاج تعارف نہیں۔ ایسی جامع کمالات ہستیاں صدیوں میں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ فقہ و حدیث، فلسفہ و منطق، ادب، تاریخ، تفسیر و کلام، بیان و بدیع، جملہ فنون ریاضیہ، فن شعر و عروض، غرضیکہ کون سا علم ہے جسمیں آپ کو مہارت تامہ حاصل نہ تھی۔ زبردست خطیب و مقرر، صاحب کثیر التصانیف مصنف، بلند پایہ محقق، عربی و فارسی زبان و ادب کے زبردست اسکالر، اُردو کے بہت بڑے محسن، غرضیکہ ہندوستان میں ایسی باکمال ہستیاں بہت کم ہونگی۔ ہندی مسلمان اس مایہ ناز ہستی پر جتنا بھی فخر کریں درست ہے۔ کمالاتِ ظاہری کو دیکھ کر جید علماء کی آنکھیں خیرہ اور حسنِ باطنی کو دیکھ کر اہلِ بصیرت حیران ....."

ماہنامہ پاسبان کا امام احمد رضا نمبر ۱۹۶۲ء ص ۳۶ / بحوالہ المیزان بمبئی کا امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء ص ۵۶۴

۷ - محترم جناب سید انور علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کے طویل بیان سے چند جملے پیش خدمت ہیں :-

" مولانا احمد رضا خاں بریلوی دنیائے اسلام کے زبردست عالم اور شیخ طریقت تھے "امام اہل سنت" کے نام سے وہ جانے پہچانے جاتے ہیں! اور اس مقام کے وہ صحیح طور پر مستحق ہیں ـــــ تقریباً ۵۴ علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں (۱۳) تیرہ سلاسل طریقت میں آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی ....."

فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں۔ ص ۲۳۹

۸ - جناب پروفیسر عزیز اللہ صاحب ہل یونیورسٹی۔ انگلینڈ لکھتے ہیں :-

" اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی تصانیف، کمالات علمیہ اور خدماتِ دینیہ پر تحقیقات کی حوصلہ افزائی فرمانا اور اس سے عوام و خواص کو صحیح طور پر تعارف کرانا، صرف اہل سنت و جماعت کی خدمت کرنا ہی نہیں بلکہ اصل میں آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیئے ہوئے صحیح دین کی اشاعت کرنا اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کی صحیح نمائندگی کرنا ہے "

فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں۔ ص ۲۴۶

۹ - شیخ الادب ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب اپنے ایک طویل پیغام میں لکھتے ہیں :

" مولانا (امام احمد رضا خاں) کا علم، زہد و تقویٰ کسی پر مخفی نہیں۔ مجھے بعض ایسے لوگوں سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو مولانا کے شدید ترین مخالفین میں سے ہیں۔ انہوں نے میرے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ ان کے بزرگ مولانا کی علمی قابلیت کے معترف تھے۔ یہ ہے وہ جادو جو سر پر چڑھ کر بولتا ہے .... مولانا جس قدر زود نویس تھے۔ اس کا پتہ ان کی لاتعداد تصانیف سے چلتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ علم کا سمندر اُن کے سینہ اور دماغ میں موجزن تھا۔ اور اس کا بہاؤ اس قدر تیز تھا کہ روکنے اور رُکنے کی گنجائش نہیں تھی ...."

مقالاتِ یوم رضا حصہ دوم ص ۶۷

۱۰ - مشہور کالم نویس جناب رئیس احمد امروہوی، کراچی اپنی رائے سے مطلع فرماتے ہیں :-

"....... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبوب ترین اور مقدس شخصیت

نے برِّ کوچک کے مسلمانوں اور خدا شناسوں کی تنویرِ فکر میں جو روشن حصّہ لیا ہے اور جس طرح ممدوح نے اپنی حیاتِ مستعار میں لاکھوں رُوحوں کو گرمی اور لاکھوں دلوں کو سوز و ساز کی دولت بخشی ہے۔ اس کی شرح و توضیح کے لئے ایک دفتر ہی نہیں، نہ جانے کتنے دفاترِ معانی کی ضرورت ہے۔ مجھے حضرت کی آستان بوسی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ بارہا جیسماً اور رُوحاً مزار پر انوار پر حاضر ہوا ہوں۔ کیا عجیب کیفیت ہے اس منزلِ مبارک کی۔ اس خوابگاہ قدس اور روضہ مقدسہ (من ریاض الجنۃ) کی، حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی آفتاب علم و معرفت تھے .....۔" مقالات یوم رضا حصّہ دوم ص ۸۰

۱۱۔ تحریک پاکستان کے نامور سپاہی اور ممتاز صحافی جناب محمد شفیع (م۔ش) صاحب کے دل کی آواز سنیئے۔

"اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جس یکسُوئی اور استقلال سے دورِ غلامی میں دین کی مدافعت کا مقدس فرض انجام دیا۔ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کا اعتراف اُمت کے تمام طبقوں کو ہوتا جائے گا۔ ...... جس وقت ہمارے اسلاف کی بداعمالیوں سے سلطنت ہمارے ہاتھ سے چھن گئی تھی اور جس دَور میں ہماری اور ہمارے اسلاف کی شامتِ اعمال نے ایک غیر ملکی سامراج کے تسلط کی شکل اختیار کر لی تھی تو اس دَور میں سب سے اہم کام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ ملّت کے اجماع کو پارہ پارہ ہونے سے بچایا جائے۔ ان کے عقائد کو مسخ ہونے سے محفوظ رکھا جائے اور ہر اس سازش کو کچل کر رکھ دیا جائے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر فانی محبت کے رشتہ کو مٹا کر غیر اسلامی عقائد کی تخم ریزی تھا۔ یہ کارنامہ اعلیٰحضرت نے نہایت نامساعد حالات میں انجام دیا۔ اس لحاظ سے اعلیٰ حضرت، ملّت اسلامیہ کے ایک عظیم محسن تھے"۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷، جون ۱۹۶۶ء

بحوالہ

ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ
۲۲، جون ۱۹۶۸ء

فقیہہ اعظم ہندوستاں، احمد رضا تم ہو
مقامِ فقہ میں عرش آستاں، احمد رضا تم ہو

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں ○ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی صاحب اعظم گڑھی مصنف سیرت النبیؐ

"مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دَور کے تمام عالمِ دین اس مولوی احمد رضا خاں صاحب کے سامنے پرِ کاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس احقر (شبلی) نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھی ہیں جسمیں احکامِ شریعت اور دیگر کتابیں بھی دیکھی ہیں اور نیز یہ کہ مولانا صاحب کی زیر سرپرستی ایک ماہوار رسالہ الرضا بریلی سے نکلتا ہے جسکی چند قسطیں بغور و خوض دیکھی ہیں جسمیں بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں"۔ رسالہ الندوہ ص۱۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء

مولانا سیّد سلیمان ندوی

"اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مرحوم کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے متعلق کل تک یہ سنتا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں۔ جسقدر مولانا مرحوم (اعلیٰحضرت) کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے"۔ (ماہنامہ ندوہ ص ۱۷۔ اگست ۱۹۱۳ء بحوالہ طمانچہ ص ۳۰

مولوی فضل عظیم بہاری اہل حدیث (غیر مقلّد)

"گزشتہ دنوں بندہ اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بہار سے پٹنہ گیا تو اتفاقاً اہل بدعت کے راہنما جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ افریقیہ بھی مل گیا۔ پہلے تو میرے بعض دوستوں نے اسے پڑھنے سے ہر چند روکا۔ مگر اس کے باوجود بھی اس بندہ نے رات کیوقت ان دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا تو یک لخت جو نفرت میرے دل میں اہل بدعت کے راہنما مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں تھی وہ ختم ہو گئی اور میرے دل میں جذبہ رحم ابھرنے لگا اور یہ بات تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا کہ واقعی موجودہ دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خاں بریلوی ہے"۔ (اخبار ہند میرٹھ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء بحوالہ طمانچہ ۳۷)

تیری شانِ عالمانہ نے یہ ثابت کردیا
تجھ کو زیبا ہے امامت سیّدی احمد رضا

۴ - مولانا محمّد علی جوہر

"اس دَور کے مشہور عالم دین جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب واقعی ایک عظیم مسلمان راہنما ہیں۔ ہم بعض باتوں پر اختلاف کے باوجود ان کی عظیم شخصیت اور دینی راہنما ہونے کا اعتراف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس دَور کے سب سے بڑے محقق، مصنف، ادیب، شاعر، مدقق اور مردِ حق ہیں۔ بلاشبہ ایسی ہستیوں کا وجود مسعود ہمارے لئے مرہونِ منت ہے۔"

(روزنامہ خلافت بمبئی ص ۴ بحوالہ طمانچہ ۳۸)

۵ - مولوی اشرف علی صاحب تھانوی سرپرست دارالعلوم دیوبند

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی بھی ان کے بُرا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں۔ اور شد و مد کے ساتھ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی مخالفت کا سبب واقعی حبّ رسول ہی ہو۔ اور غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ سمجھتے ہوں۔"

اشرف السوانح جلد اوّل ص ۱۲۸ / رسالہ النور ص ۱۴ - جمادی الاوّل ۱۳۳۹ھ بحوالہ طمانچہ ۳۵

۶ - مشہور دیوبندی عالم جناب مولوی محمد انور شاہ کشمیری

جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شرح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں۔ تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں ——— تو واقعی بریلوی حضرات کے سرگروہ عالم مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہہ ہیں ۔

(رسالہ دیوبند ص ۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۳۰ھ بحوالہ طمانچہ ۴۰)

- جناب مولوی اعزاز علی دیوبندی شیخ الادب

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقاید سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دَور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خاں بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں بہت وسیع النظر اور بلند خیال علو ہمت عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے آپکے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں لہٰذا میں آپکو مشورہ دونگا اگر آپکو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں جاکر مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے جاکر تحقیق کریں۔

رسالہ النور تھانہ بھون ص ۴۰ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ طمانچہ ۴۰

- جناب علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی

مولانا احمد رضا خاں کو تکفیر کے جرم میں بُرا کہنا بہت ہی بُرا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ ہادی دیوبند ص ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ طمانچہ ۴۲

- ممتاز صحافی جناب شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لاہور

مولانا تھانوی نے فرمایا میرے دل میں احمد رضا خاں کیلئے بیحد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بنا پر کسی اور غرض سے تو کافر نہیں کہتا ۔

چٹان ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء طمانچہ ۴۲

- بانی جماعت اسلامی جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں ابتک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں انکی بعض تصانیف اور فتاوی کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق خدا و رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے ۔

ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء طمانچہ ۴۲

- مشہور شیعہ مجتہد سید عباس رضوی بمبئی خطیب اہل بیت

ایسے کڑے وقت میں بریلی کے متمول تعلیم یافتہ بزرگ خاندان سے احمد رضا خاں صاحب قبلہ کی ذات گرامی نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ زبردست جہاد اولی کا درجہ رکھتے ہیں انھوں نے تن تنہا اتنے عظیم طوفان کا مقابلہ کیا۔ اقبال جیسے مفکر سے لوہا منوایا غیروں سے تائید کرائی۔ اکابرین علماء مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے مہر تصدیق ثبت کرائی ——— ان کا کلام عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے اور ہمارے لئے ایک سبق ہے ——— کسی بھی مدرسہ فکر و خیال کے علماء ہوں مولانا احمد رضا خاں صاحب کا نام سُن کر گردن نہ سہی دل ضرور خم کر دیتے ہیں اور یہ ادنیٰ اعجاز ہے محب اہل بیت ہونے کا۔ سچ تو یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں جیسے محب اہل بیت بزرگ صدیوں کے الٹ پھ

میں بھی پیدا نہیں ہوتے قدرت انکو ایک خاص مقصد سے پیدا کرتی ہے اور یہ خود دین فطرت کی خدمت کیلئے وجود میں آتے ہیں ؛

ماہنامہ المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر اپریل، مئی جون ۱۹۷۶ء ص ۵۵۰

۱۲- اہل حدیث (غیر مقلد) فاضل ڈاکٹر پروفیسر محی الدین الوائی جامعہ ازہر مصر رقمطراز ہیں:-

جن علمائے ہند نے مروجہ علوم عربیہ و دینیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ہے انمیں مولانا احمد رضا خاں صاحب کا نام سر فہرست نظر آتا ہے علوم عربیہ اسلامیہ کو آراستہ کرنے میں آپکا بہترین ریکارڈ ہے آپ نے جس طرح علم فقہ، تفسیر حدیث و کلام، تصوف وغیرہ علوم فروعات میں تصانیف فرمائی ہیں اسی طرح آپکی بہت سی تصانیف ادب مثلاً صرف بلاغت، شعر و انشا میں بھی ہیں۔ نیز علوم عقلیہ مثلاً منطق، ہیئت، حساب، فلسفہ وغیرہ علوم پر بھی آپ نے قلم اٹھایا ——— بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا..... آپ کی علمی سرگرمیوں میں تصوف، اتقاء، پرہیزگاری کے بہترین نمونے ہیں جنکی بنا پر آپ بہت جلد سارے ہندوستان میں مشہور ہو گئے اور آپ کے پاس نور و معرفت کے پروانے ہر طرف سے آنے لگے ——— آپ عالم محقق ہونے کے ساتھ بہترین نازک خیال شاعر بھی تھے۔ جس پر آپ کے دیوان "حدائق بخشش" "حدائق الحطیات و مدح رسول" بہترین شاہد ہیں۔ اس کے علاوہ فلسفہ، علم فلکیات، ریاضی اور دین و ادب میں آپ ہندوستان کے صف اول کے ممتاز علماء و شعراء میں تھے۔

آپ کی تصانیف مطبوعہ و قلمی عربی فارسی اردو زبانوں میں ایک ہزار سے زائد ہیں ؛

المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء ص ۵۵۱-۵۵۴

۱۳- عمدۃ العلماء مولانا حکیم عبد الحی صاحب لکھنوی

(مولانا امام احمد رضا نے) کئی بار حرمین شریفین کا سفر کیا اور علماء حجاز سے بعض مسائل فقہیہ اور کلامیہ میں مذاکرہ بھی کیا۔ حرمین شریفین کے قیام کے دوران بعض رسائل بھی لکھے! ور علمائے حرمین نے بعض سوالات کئے تو ان کے جوابات بھی تحریر کئے۔ متون فقہیہ اور اختلافی مسائل پر ان کی ہمہ گیر معلومات، سرعت تحریر اور ذہانت دیکھ کر سب کے سب حیران و ششدر رہ گئے ——— فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور حاصل ہے اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس کے دعویٰ میں انکا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے نیز انکی تصنیف کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی تھی ؛

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدر آباد دکن، جزء ثامن، ص ۳۹-۴۱/ بحوالہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۶۳)

شاہین نیازی پریس سرائے عالمگیر ●●
○ بکتابت: سید فاضل شاہ انور قلمکار گجرات ○